فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مُسْلِمِیْنَ - اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ - اس لفظ عَنْ کے بعد ان لوگوں کا نام لے جن کی طرف سے قربانی کرنا چاہتا ہو۔ پھر بسم اللہ واللہ اکبر کہکر ذبح کردے۔ آمین۔

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ کی تفسیر

(از مولوی امام الدین صاحب مظفر نگہی متعلم دار الحدیث رحمانیہ دہلی)

تواریخ عالم کے مطالعہ سے جہاں اور بہت سی باتوں کا علم ہوتا ہے منجملہ ان تمام واقعات کے ایک امر یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اس دنیائے فانی میں جب کسی جماعت یا خدا کے برگزیدہ بندے نے لوگوں کو ہدایت کی طرف بلایا اور معبودانِ باطل کی تردید کرتے ہوئے خالق دوجہاں کے سامنے سربسجود ہونے کے متعلق پرزور تقریریں کیں تو وہ قوم جو مسجود باطل کے سامنے سر تسلیم خم کرتے کرتے عادی بن چکی تھی جب انھوں نے اپنے عقائد کے خلاف بزرگانِ دین کی باتوں کو سُنا تو ان کے سینوں میں دشمنی کی آگ پیدا ہوگئی اور ناصحین کو تکالیف پہنچانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ مثال کے طور پر حضرت نوح علیہ السلام کے واقعات پر نظر ڈالئے جب ان کی قوم بت پرستی میں حد سے تجاوز کر چکی اور ذات باریتعالی کی تعظیم وتکریم ان کے دلوں سے حرف غلط کی طرح ضائع ہو چکی تو حضرت نوح علیہ السلام بحکم ربّانی ان کو توحید کی طرف بلانے لگے۔ اور بتوں کی پرستش کے خلاف پرزور اور موثر طریقہ سے وعظ فرمایا لیکن جب قوم نے آپ کی تقریر کو سُنا اور اس کو اپنے اعتقاد کے خلاف پایا تو حضرت نوحؑ کے جانی دشمن بن گئے۔ ۹½ سو برس تک توحید کی دعوت دی تو بجز چند آدمیوں کے کوئی ایمان نہ لایا آخر کار خدا نے سب کو تباہ اور برباد کردیا۔

یہی کیفیت حضرت ابراہیم ولوط والیاس وغیرہ علیہم السلام کی قوم کے ساتھ پیدا ہوئی۔ آخر کار نہ ماننے کا انجام سب کے حق میں تکلیف دہ ثابت ہوا۔ خود ہمارے سردار احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام خداوندی کی تعمیل میں جن جن مصائب وآلام سے مقابلہ کرنا پڑا ان کی حالت بیان سے باہر ہے کہ قریش عرب آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ آپ کو پیارے وطن مکہ مکرمہ سے خیرباد کہنے پر مجبور ہونا پڑا اور آپ نے اپنی سکونت گاہ مدینہ طیبہ کو قرار دیا۔ الغرض اس سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ ایمانداروں کی جمعیت پر ہمیشہ بے جا حملے ہوتے رہے۔

آمدم برسر مطلب انھیں واقعات میں سے ایک قصہ اصحاب اخدود کا ہے یہ ایک قوم تھی جنھوں نے ایمانداروں کو تکلیفیں دیں جس کے عوض خدائے قدوس نے ان کو تباہ اور برباد کردیا جیسا کہ ارشاد ہے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ یعنی خندق والوں کو تباہ اور برباد کرکے صفحہ ہستی سے حرف غلط کی طرح ہمیشہ کے لئے مٹا دیا گیا۔ قابل غور یہ بات ہے کہ یہ قوم کونسی ہے۔ تفسیر ابن کثیر میں متعدد روایات موجود ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت آئی ہے

جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جس قوم کا ذکر قرآن میں اصحاب الاخدود کے نام سے کیا گیا ہے یہ قوم فارس کی رہنے والی تھی۔ وہاں کے حاکم نے ماں اور بہن کو اپنے نکاح میں لانیکو جائز کر دیا تھا لیکن اس وقت کے بعض خدا ترس لوگوں نے اس کے خلاف آواز بلند کی۔ بادشاہ نے خندق کھدوا کران تمام کو خندق میں آگ جلا کر ڈالدیا ایک روایت میں ہے کہ یہ واقعہ اہل یمن کا ہے کہ مسلمانوں نے کفار سے لڑکر ان کو شکست دی پھر دوسری مرتبہ معرکہ آرائی ہوئی اس مرتبہ کفار غالب آئے انھوں نے مسلمانوں کو پکڑکر خندقوں میں آگ جلا کر ڈالدیا اور بعض روایتوں میں ہے کہ یہ اصحاب الاخدود جبشی تھے۔ لیکن ابن کثیر میں دوسری روایت مسند احمد۔ مسلم۔ ترمذی سے جو منقول ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ آنحضرت سے قبل ایک بادشاہ بت پرست تھا جس کی حکومت جادو کے ذریعہ قائم تھی اس کی مجلس میں ایک بڑا جادوگر تھا جب وہ بوڑھا ہوا تو اس نے بادشاہ سے عرض کی کہ حضورؐ میں بوڑھا ہو رہا ہوں کسی ذہین لڑکے کو مقرر کر دیجئے تاکہ میں اس کو جادو کی تعلیم دوں چنانچہ ایک لڑکا جس کا نام عبداللہ تھا مقرر کر دیا۔ لڑکا روزانہ جادو سیکھنے جاتا تھا اس کے راستہ میں عیسائی مذہب کے مولوی کی قیام گاہ تھی جہاں پر وہ لوگوں کو خدا کی تعلیم دیتا تھا۔ چنانچہ یہ لڑکا بھی مولوی صاحب کے درس میں شریک ہو کر دینی تعلیم دینے لگا اور دوسری جانب جادوگر سے جادو کا علم حاصل کرتا تھا جب لڑکا گھر سے روانہ ہوتا تو راستہ میں مولوی صاحب کے پاس کچھ دیر بیٹھ کر جادوگر کے پاس جاتا جادوگر اس دیر کرنے کی بنا پر اس کو سزا دیتا اور شام کو گھر روانہ ہوتا تو پھر راستہ میں مولوی صاحب کے پاس کچھ وقت صرف کرتا جسکی وجہ گھر جانے میں دیر ہوتی اور ماں باپ سزا دیتے۔ اس لڑکے نے مولوی صاحب سے عرض کی کہ حضور میرا روزانہ آپ کی مجلس میں وقت صرف ہوتا ہے اور مکتب میں جادوگر اس دیر کی وجہ سے مجھے سزا دیتا ہے، اُدھر گھر جانے میں بھی دیری ہو جاتی ہے وہاں پر الگ سزا ملتی ہے یہ داستان سُنکر مولوی صاحب نے فرمایا کہ جب تم جادوگر کے پاس جایا کرو تو ان سے کہدو کہ میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اس واسطے دیر ہوئی اور جب گھر پہنچ جاؤ تو اپنے ماں سے عرض کر دو کہ استاد نے روک لیا تھا۔

یہ بات لڑکے کی سمجھ میں آگئی اور اس نے ایسا ہی کیا جب دیر کر کے جادوگر کے پاس جاتا تو کہدیتا کہ گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر کی جانب روانہ ہوتا تو والدین سے کہدیتا کہ مجھکو استاد نے روک لیا تھا۔ ایک مدت تک ایسا ہی ہوتا رہا ایک روز جس وقت کہ لڑکا تعلیم حاصل کرنے جا رہا تھا تو راستہ میں دیکھا کہ ایک خوفناک جانور راستہ میں پڑا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے راستہ بند ہے اور جانبین کے آدمی رکے ہوئے ہیں اب اس لڑکے نے سوچا کہ جادوگر اور مولوی صاحب کے علم کو آزمانا چاہیے چنانچہ اس لڑکے نے یہ کہکر کہ اگر اس مولوی کا مذہب حق ہے تو یہ مصیبت دور ہو جائے اور اگر جادوگر کا مذہب سچا ہے تو یہ جانور زندہ رہے ایک ڈھیلا مارا۔ چنانچہ وہ ڈھیلا لگتے ہی مرگیا اور راستہ صاف ہوگیا اب اس نے معلوم کر لیا کہ جادوگر کا مذہب باطل ہے مولوی صاحب کے پاس آکر یہ پوری کیفیت بیان کی مولوی صاحب نے تصدیق کی اور کہا کہ اب تم پر آزمائش آویگی اگر کوئی تم سے یہ دریافت کرے یہ علم تم نے کس سے حاصل کیا تو میرا نام نہ بتلانا۔

لڑکے کے اندر اسقدر ذکاوت کا مادہ پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے وہ نابینا کو بینا اور کوڑھی کو تندرست اور برص کی بیماری کو اس کے ذریعہ نفع پہنچنے لگا۔ اپنے مقاصد کو پورا کرنے کی غرض سے اس کے پاس انسانوں کی کثرت ہونے لگی اس کی

شہرت کا ڈنکا شہر کے گوشہ گوشہ میں بج رہا تھا اس لڑکے کی کرامات کی خبر جب بادشاہ کے وزیر کو ہوئی جو نابینا ہو چکا تھا تو بہت تحفہ تحائف لیکر لڑکے کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اگر تم مجھکو اچھا کر دو تو میں تم کو یہ تمام سامان جو میرے ساتھ ہے دے دونگا۔ لڑکے نے کہا میرے اندر اچھا کرنیکی ہمت نہیں ہاں اگر تم خدائے قدوس پر ایمان لے آؤ اور مسلمان بن جاؤ تو میں خدا سے دعا کروں گا۔ وزیر نے کہا ہمارا خدا تو وہ ہے جو اس وقت بادشاہت کر رہا ہے لڑکے نے کہا نہیں ہمارا تمہارا خدا وہ ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا ہے چنانچہ وزیر مسلمان ہوگیا خدا نے اس کی بینائی واپس کردی صبح ہوتے ہی وزیر دربار میں اپنی جگہ پر بیٹھ گیا بادشاہ دیکھکر حیران ہوگیا اور دریافت کیا یہ تمہاری بینائی کس طرح واپس ہوگئی۔ وزیر نے جواب دیا اس کو میرے خدا نے واپس کردیا۔ بادشاہ نے کہا یعنی میں نے؟ وزیر نے کہا نہیں بلکہ اس خدا نے جس نے تم کو اور مجھکو پیدا کیا ہے۔ بادشاہ غصہ ہوا اور وزیر کو سزا دینی شروع کی اور دریافت کیا تم کو کس نے سکھلایا وزیر نے کہا اس لڑکے نے جکو تم نے جادو سیکھنے کے لئے بھیجا تھا بادشاہ نے اس لڑکے کو طلب کیا لڑکا دربار میں حاضر ہوا۔

بادشاہ نے کہا اب تم بڑے ہوشیار ہوگئے بڑے بڑے مریضوں کو اچھا کرنے لگے لڑکے نے کہا میں اچھا نہیں کرتا بلکہ میرا پروردگار اچھا کرتا ہے بادشاہ نے کہا یعنی میں لڑکے نے کہا نہیں وہ خدا اچھا کرتا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے بادشاہ نے کہا کیا میرے علاوہ کوئی اور رب ہے جواب دیا ہاں بادشاہ غصہ ہوا اور سوال کیا کہ یہ تعلیم تجھکو کس نے دی لڑکے نے مولوی صاحب کا نام بتلا دیا۔ بادشاہ نے مولوی صاحب کو طلب کیا اور ان کے آرہ کے ذریعہ دو ٹکڑے کرا دیئے اور لڑکے کے متعلق ایک جماعت کو حکم دیا کہ اس کو کسی اونچے پہاڑ پر لیجا کر گرا دو۔ جماعت لڑکے کو ایک پہاڑ پر لے گئی لڑکے نے خداوند تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا ان کو ہلاک کر چنانچہ وہ پہاڑ ہلنے لگا اور وہ جماعت سب کی سب ہلاک ہوگئی۔ لڑکا صحیح سلامت بادشاہ کے پاس حاضر ہوا۔ بادشاہ نے کہا وہ لوگ کہاں ہیں لڑکے نے جواب دیا میرے پروردگار نے ان کو تباہ کردیا اس کے بعد بادشاہ نے ایک دوسری جماعت کو حکم دیا کہ وہ اس کو دریا میں غرق کردے وہ جماعت لڑکے کو لیکر چلی اور لڑکے کو کشتی میں سوار کیا اور خود بھی ان کے ہمراہ سوار ہوئے۔ لڑکے نے خدا سے دعا کی خدا نے پھر اس کو بچایا اور ان تمام لوگوں کو جو غرق کرنے کی غرض سے آئے تھے پانی کی نذر کردیا لڑکا صحیح سالم بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوا بادشاہ نے پھر دریافت کیا کہ تمہارے ساتھی کیا ہوئے لڑکے نے جواب دیا میرے رب نے سب کو غرق کردیا اس کے بعد لڑکے نے کہا آپ مجھکو کسی طرح بھی ہلاک نہیں کرسکتے۔ مگر بس ایک طریقہ بتلاتا ہوں اگر اس پر عمل کروگے تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے وہ طریقہ یہ ہے کہ شہر کے تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرو وہاں ایک سولی نصب کرو۔ اور تم میری کمان لیکر میرے تیروں میں سے ایک تیر اس میں چڑھاؤ پھر یہ کلمہ پڑھو۔ بسم اللہ رب ھذا الغلام یعنی اس غلام کے رب کے نام سے کرتا ہوں۔

بادشاہ نے ایسا ہی کیا اور یہ کلمہ پڑھکر تیر کے ذریعہ لڑکے کو شہید کردیا۔

جب قوم نے اس حالت کو دیکھا تو سمجھے کہ اصلی خدا اس کے علاوہ دوسرا ہے اکثر لوگ اس لڑکے کے رب پر ایمان لے آئے بادشاہ اور اس کے مصاحبین نے جب لوگوں کو اسلام لاتے دیکھا تو پریشان ہوئے جس چیز کا خوف تھا وہ

سامنے آگئی لڑکے کی حکمت عملی کو کسی نے بھی نہ سمجھا اب بادشاہ نے حکم دیا کہ شہر کے اردگرد خندقیں تیار کی جائیں اور آگ جلا کر ہر ایک ایمان لانے والے کو آگ میں ڈالدیا جائے۔ شاہی حکم کے مطابق خندقیں کھدوائی گئیں اور ہزارہا ایمانداروں کو نذر آتش ہونا پڑا۔ ایک عورت اپنے شیرخوار بچے کو لئے ہوئے آئی اور آگ کو دیکھکر گھبرائی خدا نے اس بچے کو قوت گویائی عطا فرمائی اور بچے نے کہا اے اماں اس کو آگ نہ سمجھو یہ جنت ہے اس میں بے خوف وخطر کود جاؤ۔ ظاہر میں آگ ہے اور باطن میں جنت ہے۔ جو وقت مسلمان آگ میں جل رہے تھے تو کفار کی جماعت خندقوں کے اردگرد بیٹھ کر اس منظر کو خوشی کے ساتھ دیکھ رہی تھی۔ ادہر قدرت خداوندی اس کیفیت کو دیکھ رہی تھی کفار کا جبر وتشدد حد سے گذر چکا غیرت خداوندی کو جوش آیا اور وہ آگ جو ابھی تک مسلمانوں کے لئے بظاہر دوزخ بنی ہوئی تھی اس کی شعاعیں بلند ہوتی ہیں اور کفار کی جماعت کو (جو اردگرد تماشہ دیکھنے میں محو تھی) لپٹ کر خاک سیاہ کرڈالتی ہے۔

جیسا کہ ارشاد ہے۔ قتل اصحاب الاخدود النار ذات الوقود اذ ھم علیھا قعود و ھم علی ما یفعلون بالمومنین شھود۔ خلاصہ یہ ہے کہ خندق والوں کو لکڑیوں والی آگ نے تباہ کردیا جو وقت وہ خندق کے کنارے پر بیٹھے ہوئے ان تمام کارروائیوں پر نظر ڈال رہے تھے جو مومنین کے ساتھ کی جارہی تھیں۔

اس تحریر سے یہ بات ثابت ہوئی کہ دنیا میں جس نے بھی توحید کی طرف لوگوں کو بلایا اسکو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہ جس قوم نے بزرگان دین کو مصیبتیں پہنچائیں وہ تباہ اور برباد کردی گئیں چاہے دیر میں برباد ہوئیں یا خدا نے ان کو فوراً ہی پکڑ لیا۔ جو تکالیف مسلمانوں کو لاحق ہوئیں خدا تعالیٰ نے اس کے عوض ان کے درجات جنت میں بلند کئے۔ اس واسطے مسلمانوں کو چاہئے کہ ان کو جو مذہبی حیثیت سے کفار کی جانب سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرے اپنے مذہب کو نقصان نہ پہنچانے دے اگرچہ اس کو صفحہ دہر سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے دنیا کی تکلیف کو دوام نہیں ہے بلکہ چندروزہ کر ختم ہوجائیگی اس کے بعد ایک نئی زندگی شروع ہوگی جس کو فنا نہیں ہے۔ اس زندگی کو درست کرنیکی فکر کرنی چاہئے جہاں ہمیشہ زندہ رہنا ہے ۔

اطلاع!

ناظرین محدث کی سہولت کیلئے کسی اشاعت میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ چار آنے محدث کا سالانہ چندہ بجائے لفافے میں رکھکر ٹکٹوں کی شکل میں بھیجنے کے منی آڈر کرکے بھیجا کریں تاکہ ڈاک ذمہ داری کے ساتھ وہ ہم تک پہنچا دیا کرے۔ چنانچہ اس ہدایت پر ناظرین عمل کررہے ہیں لیکن منی آڈر کرتے وقت بعض احباب کوپن پر اپنا پتہ لکھنا بھول جاتے ہیں یا قصداً چھوڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے بہت دقت ہوتی ہے۔ براہ کرم اس کا ضرور خیال رکھیے گا۔ کبھی ایسا نہ ہونا چاہئے کہ کوپن پر آپ اپنا صاف اور پورا پتہ لکھنا چھوڑ دیں۔ نیز دفتر میں متعدد خطوط اس قسم کے آتے رہتے ہیں جس میں نمبر خریداری درج نہیں ہوتا۔ اس کی تعمیل میں بھی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ بارہا اس کی طرف توجہ دلائی جاچکی ہے۔ آپ کو چاہئے کہ پرچہ پہنچتے ہی چٹ دیکھکر نمبر خریداری نوٹ کرلیں۔ فقط

منیجر

جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب پرنٹر وپبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپواکر دفتر رسالہ محدث دارالحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا۔